

پیغمبر مسیح اور ستانی مذکورہ بہب



چند ہندوستانی مذاہب

محمد فاروق خاں



مرکزی مکتبہ اسلامی پبلیشورز، نئی دہلی - २५

ترتیب

۳	پیش لفظ
۵	ہندو دھرم
۷	ہندو دھرم کے نقصان
۹	بودھ دھرم
۱۰	بده کا اشتانگ مارگ
۱۲	پانچ رکاوٹیں
۱۲	نروان کیا ہے؟
۱۲	بودھ دھرم کی خصوصیات
۱۳	دوفرقے
۱۴	جنین دھرم
۱۴	جنین دھرم کے عقائد
۱۵	خاص نظریات
۱۶	پانچ مہاورت
۱۷	دوفرقے
۱۸	جنین اور بودھ دھرم میں فرق
۲۰	سکھ دھرم
۲۲	تعلیمات
۲۳	گرتوتھ صاحب

پیش لفظ

جس قوم کو بھی اسلام کی دعوت دینی ہے، اس قوم کے نظریات اور اس کے مذہب وغیرہ سے واقف ہونے کی ضرورت ہوتی ہے۔ قرآن نے بھی جب یہود و نصاریٰ یا قریش کے سامنے دعوتِ حق پیش کی تو اس نے مخاطبین کے مذاہب یعنی ان کے عقائد و اعمال سے بھی بحث کی۔ اور انھیں حق کے صحیح اور سیدھے راستے کی طرف دعوت دی۔

ہم نے اس کتاب میں چند بڑے اور اہم ہندوستانی مذاہب کا تعارف کرایا ہے اور دکھایا ہے کہ وہ اپنے نظریات اور اعمال کے لحاظ سے کس قدر خدا کے نازل کردہ دین سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ ان میں دعوتی کام کرنے کے لیے ان کے دین و مذہب سے واقفیت ضروری ہے۔ اس کے لیے یہ مختصر سی کتاب ان شاء اللہ مفید ثابت ہو گی۔ عام ناظرین کے علاوہ امید ہے، خاص طور سے داعیانِ حق اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔

خاکسار

محمد فاروق خال

ہندو دھرم

ہندوستان میں ویدک دھرم کا زمانہ 1500 ق-م سے لے کر 400 ق-م تک مانا جاتا ہے۔ ہندو دھرم کا زمانہ ویدک دور کے خاتمه کے بعد شروع ہوتا ہے۔ بہمنی مت یعنی پرانوں پر بینی ہندو دھرم کے دور ارتقا 400ء تک کورزمیہ یا راما آن اور مہا بھارت کا زمانہ کہتے ہیں۔ مہا بھارت اور راما آن ہندو دھرم کے قدیم ماغذہ ہیں۔ ان میں ہندو دھرم کے اہم فرقوں و شنومت، شیومت اور شنتی مت وغیرہ اور ہندوستان کے مشہور و معروف دیوی، دیوتاؤں کا واضح تذکرہ ملتا ہے۔

ویدوں سے ہندو سماج کا رشتہ صرف تاریخی رہ گیا ہے۔ گوتم بدھ کے زمانہ میں جو دھرم ملک پر چھایا ہوا تھا اس کی تصویر ڈاکٹر ادھا کرشن نے پیش کی ہے کہ دھرم لین دین کا سودا تھا جو خدا اور آدمیوں کے درمیان ٹھہرایا گیا تھا۔ ایک طرف اپنی شدکا برحق تھا جسے خدائی کا بلند مقام حاصل تھا۔ دوسری طرف خداوں کا ایک پورا گروہ تھا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ پران کے بہمنی دھرم میں آج بھی کوئی اصلاح نہیں ہو سکی۔ ہندو دھرم کا بانی اصلاً ایک بڑا گروہ ہے، جس کی شخصیات تاریکی میں گم ہیں۔

ایک مصنف نے لکھا ہے کہ ہندو دھرم میں سبھی طرح کے مذہبی عقائد، پرستش کے گونا گوں طریقے اور بہت قسم کے رسوم و رواج کے ادا کرنے کے مختلف ڈھنگ پائے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر ادھا کرشن کے نزدیک ہندو دھرم کی بنیاد کسی خاص شخصیت پر نہیں بلکہ وہ موروثی خیالات و احساسات جو آباؤ اجداد سے منتقل ہوتے ہوئے موجودہ نسل تک پہنچ ہیں وہ سب

ہندو دھرم کا اہم جزو ہیں۔ اس طرح ہر قوم و نسل کا اس میں مشترک حصہ ہے۔ ہندو دھرم کو زندگی گزارنے کا طریقہ کہنا زیادہ صحیح ہو گا۔ گویا تاریخی سفر ہے جس کی بہت سی کڑیاں گم ہی ہیں۔ تاریخی روایات کا جو سلسلہ ویدوں کے زمانے سے پچھر سم درواج کو لے کر شروع ہوا تھا اس میں بہت کچھ اضافہ ہوتا رہا۔

ہر قسم کے لوگ مثلاً بت پرست، کئی دیوتاؤں اور دیویوں پر ایمان رکھنے والے اور بدھ مت کے پیر و جو خدا کی ہستی کا نما اقرار کرتے ہیں اور نہ انکار کرتے ہیں انھیں بھی ہندو دھرم میں درجہ حاصل ہے۔ بودھ دھرم کا ذرور ہوا تو ان کی بہت سی باتیں اپنے بھیاں شامل کر لیں۔ مذہب اور مذہبی عقائد اپنے ہاتھوں کے کھلو لے بن کر رہ گئے۔ جیسمنی نے کہا ہے کہ باطنی تحریک سے احکام اور طریقہ معلوم کرنے کا عمل دھرم ہے۔

دھرم کے مقاصد کے سلسلہ میں، دین و دنیا دنوں اور ایک گروہ کامل روحانیت کی باتیں کرتا ہے۔

اس کے نزدیک خود آگئی (آتم پر اپنی) ہی نجات ہے۔ دنیا میں خواب کے ہے۔ خواب ٹوٹے تو آتم درشن (خود آگئی) حاصل ہو۔ دوسرے لفظوں میں دنیا رات ہے یہ گزر جائے اور برمح پر اپنی (لقائے رب) کا دن طلوع ہو۔ ویدانی اور ویشنو وغیرہ فرقے اور روحانیت کے علمبردار اسی کی تائید کرتے نظر آتے ہیں۔

ہندو دھرم کی ایک شاخ تتواد (तत्त्ववाद) ہے۔ کپل سانکھیہ کا قدیم فرقہ اس کا حامل رہا ہے۔ یوگ مذہبی اعمال اور شرائع کو اہمیت نہیں دیتے۔ خدا کے وجود کو بھی تسلیم نہیں کرتے۔ ان کے نزدیک انسان کائنات کی اصل روح (विश्व तत्त्व) کی آگئی حاصل کر کے نجات کا مستحق ہو سکتا ہے۔

ہندو دھرم کے دس پہنچن (علمات) تسلیم کی جاتی ہیں۔ وہ یہ ہیں:

- ۱۔ صداقت، ۲۔ رحم، ۳۔ تپ (ریاضت)، ۴۔ پاک رہنا، ۵۔ مناسب اور نامناسب میں تمیز، ۶۔ دل کو پسکون رکھنے کی کوشش، ۷۔ انصباط نفس، ۸۔ عدم تشدد، ۹۔ برہمچریہ (جنسی جذبات پر کنٹرول)، ۱۰۔ ایثار (تیاگ)۔

اس کے علاوہ تراٹک (ٹرائک) یعنی تین نکات پر خاص زور دیا گیا ہے۔ وہ بیشتر، پر گیاں اور سادھی (شیل-پرجنہ-سماحت) یعنی اخلاق، حکمت و بصیرت اور محییت حق، یہ تینوں درست ہوں اور ان کے درمیان ہم آہنگی پائی جائے۔ اس کے بغیر صحیح شخصیت کی تعمیر کا تصور نہیں کر سکتے۔

ہندو دھرم کے چار اعلیٰ مقاصد (پُرستھاً) بتائے گئے ہیں :

۱۔ دھرم، ۲۔ معیشت، ۳۔ کام یعنی نعمتوں سے شاد کام ہونا۔ اسی لیے کہا جاتا ہے

ہندو دھرم بھوگ کا دھرم ہے۔ ۴۔ موکش (نجات)

ریت (ऋत) کا قانون کا ذکر بھی بھارتی فکر میں ملتا ہے۔ یعنی زندگی میں اخلاقی قانون کی طرح کائنات میں بھی اسی طرح کا قانون پایا جاتا ہے۔ اس آفاقی قانون کا ذکر کریمانسا اور ویدوں وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔ ریت کے معنی میں چیزوں کے عمل کا طریقہ۔ اسی سے کائنات کا یہ کارخانہ چل رہا ہے۔ اس کا ایک بہلو اخلاقی بھی ہے۔ اسی لیے اس کو خدا کی مشیت مانا جانے لگا۔ اس ریت کے قانون سے معلوم ہوا کہ عالم بے مقصد نہیں ہو سکتا۔ فتح دھرم کی یقینی ہے۔

ہندو دھرم کے نقاوں

ہندو دھرم کے مطالعہ سے جہاں بہت سی کارآمد اور بصیرت کی باتیں ملتی ہیں وہیں

اس دھرم میں جو نقاوں پائے جاتے ہیں ان کا ذکر بھی ضروری ہے۔

یہ دھرم مستند (Authentic) نہیں ہے۔ اس کے بانیوں کی سیرتیں محفوظ نہیں ہیں۔ یہ دھرم منزل من اللہ نہیں ہے۔ تضادات کی بھرمار ہے۔ مثلاً تخلیق کائنات کے بارے میں متصاد باتیں کہی جاتی ہیں۔ ایک طرف تناخ (پزجم اور آوا گون کا نظریہ) کی تصدیق کی جاتی ہے۔ دوسری طرف جنت و دوزخ کا تصور بھی پیش کیا جاتا ہے۔ سارا زور فرد پر دیا جاتا ہے۔ اجتماعیت کو جو مقام ملنا چاہیے تھا وہ نہ مل سکا۔ اس مذہب کی اصل زبان کو بھی ایک زندہ زبان کی حیثیت حاصل نہیں۔ تمام شعبہ حیات کے لیے قبل عمل احکام نہیں ملتے، سماجی فلاح و بہبود کو مذہب کے اعلیٰ مقاصد میں شامل نہیں کیا گیا۔

جاہلی نظریہ کے تحت اس دھرم نے بھی تفریق بین الناس، اور پروہت داد وغیرہ قیود میں لوگوں کو جکڑ رکھا ہے۔ امام پرستی اور عجوبہ پسندی کا غالبہ دکھائی دیتا ہے۔ طبقہ واریت، عدم مساوات، چھوٹ چھات، اور تنگ نظری سے پاک نہیں۔

یہ دعوتی مذہب نہیں۔ یہاں مذہب اعلیٰ کردار بن کر نہیں ابھرتا۔ انقلاب کی روح اس میں نہیں پائی جاتی۔ آریہ سماج نے اس میں انقلابی روح پھونکنی چاہی مگر کوئی خاص کامیابی اسے حاصل نہ ہو سکی۔ اس دھرم کو عالم بالا کی تائید حاصل نہیں ہے۔

بودھ دھرم

چھٹی صدی قبل مسح بہت اہمیت رکھتی ہے۔ اس میں بڑی بڑی شخصیتیں پیدا ہوئیں۔ بودھ دھرم مہاتما بدھ کی تعلیمات پر مبنی ہے۔ گوتમ بدھ کا بچپن کا نام سدھار تھا، ماں کا مہاما یا اور والد کا نام راجہ سدھو حسن تھا۔ مہاتما بدھ خاندان کے نام پر گوتم کہے جاتے ہیں۔ مہاتما بدھ کا دل دنیا سے اپاٹ رہتا تھا۔ ضعفی اور موت وغیرہ کو دیکھ کر دل دنیا سے اٹھ گیا۔ باپ نے بڑی کوشش کی کہ وہ سنیاں نہ لیں۔ ان کی یہودھر سے شادی بھی کر دی۔ ایک بیٹا راہل کہی پیدا ہوا۔ لیکن ان کا دل دنیا میں نہ لگ سکا۔ اسی درمیان ایک سنیاسی سے ان کی ملاقات ہو گئی جس کے چہرے پر شانتی تھی۔ اس کے بعد انہوں نے گھر چھوڑنے کا ارادہ کیا، اس وقت ان کی عمر ۲۹ سال تھی۔

گھر چھوڑ کر وہ گھومنے پھرنے لگے۔ کچھ دنوں دوسرا ہوں کے ساتھ رہ کر گوتم نے ویدک دھرم اور فلسفہ کا گھرا مطالعہ کیا۔ لیکن اطمینان حاصل نہیں ہوا۔ وہ ریاضت اور تپسیا کرنے لگے۔ بہت ہی کمزور ہو گئے، پانچ ساتھی ساتھ تھے۔ بودھ گیا میں ایک پیپل کے بیڑ کے نیچے بیٹھے تھے۔ وہیں انھیں گیان حاصل ہوا، جسے بدھ تو یا نزروان کہتے ہیں۔

پھر مہاتما گوتم گیان اور اس عرفان کے تبلیغ اور اشاعت کے لیے نکل پڑے۔ گوتم بدھ نے تبلیغ و اشاعت کے سلسلے میں کسی طرح کا امتیاز نہیں رکھا۔ ۲۵ سال تک کوئی اور گلدھ کے آس پاس پر چار کرتے رہے۔ کپل و متوجہی گئے، جو ان کا وطن تھا۔ کہتے ہیں کہ ان کی بیوی اور خاندان کے لوگوں نے دھرم کو قبول کر لیا۔ موت ۸۳ ق۔ م میں

۸۰ سال کی عمر میں ہوتی۔

ہندوستانی مذاہب میں وصال حق کے مشترک خیال کو موکش، بکتی، کیولیہ اور نزاں سے تعبیر کرتے ہیں۔ البتہ نجات کی کیفیت اور نجات کے حصول کے طریقے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

گوتم بدھ کی تعلیمات چار عظیم سچائی (آریستی) کہلاتی ہیں۔

۱۔ پہلی عظیم سچائی (سرودھم) دنیادکھ ہے۔ زندگی کو محلی یعنی بغیر کسی مستقل عنصر کے ہے (بدھ مذہب روح کو نہیں مانتا)۔ یہاں دکھ بھی دکھ ہے۔ دکھ اور بے شباتی اور کسی مستقل عنصر سے عاری ہونے کی وجہ سے ثبات حاصل نہیں۔

۲۔ دوسری عظیم سچائی (دکھ سmodے) دکھوں کے اسباب ہیں۔ ان میں سے ایک خواہش، آرزو اور طلب ہے خواہ وہ زندگی کی خواہش ہو یامال و اسباب کی۔

۳۔ تیسرا عظیم سچائی (دکھ نزودھ) اس سچائی کے تحت بتایا گیا ہے کہ دکھ کی وجہ معلوم ہو تو دکھ کو دور بھی کیا جاسکتا ہے۔ خواہش اور آرزو کی اصل وجہ جہل (Ignorance) ہے جہل دور ہونے سے آرزو اور خواہش کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ پھر کبر، انانیت، نفرت وغیرہ سمجھی رزانہ کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

۴۔ چوتھی عظیم سچائی۔ اس کا تعلق دکھوں کے دور کرنے کی تدابیر ہے، جس کا ذکر اشٹانگ مارگ میں آگے کیا جا رہا ہے۔

بدھ کا اشٹانگ مارگ

۱۔ سمیک درشتی (इष्ट) (سamyak) یعنی صحیح نگاہ۔ چیزوں کی اصل حقیقت پر نگاہ ہو۔ فانی چیزوں کو فانی اور ختم ہو جانے والی سمجھنا اور جو باقی رہنے والی ہے اس کو غیر فانی سمجھنا۔ باطل کو باطل اور حق کو حق جاننا۔ اور چاروں عظیم سچائیوں کو پیش نظر رکھنا اس کے لیے ضروری ہے۔

۲۔ سمیک سنکلپ (सम्यक संकल्प) (Samyak Sankalpa) یعنی صحیح نیت اور صحیح نیتیاں۔ حرص و ہوس میں نہ پڑیں۔ ایثار اور بھلائی کے ذریعہ سے اسے نشوونما دیں۔

۳۔ سمیک واک (سماںک واک) یعنی صحیح قول، جھوٹ اور غیبت اور نامناسب کلمات سے پرہیز کرنا۔

۴۔ سمیک کرمانٹ (کرمانٹ سماںک) یعنی صحیح اور مناسب عمل۔ اس ذیل میں پانچ اخلاقی اصول (پنج شیل) آتے ہیں: ۱۔ عدم تشدد ۲۔ چوری نہ کرنا۔ ۳۔ جنسی بے راہ روی سے بچنا۔ ۴۔ جھوٹ سے پرہیز۔ ۵۔ نشہ آور چیزوں سے بچنا۔ زیادہ کھانے اور زیورات اور عام تقریبات میں حصہ لینے سے دلچسپی نہیں۔ عام گھر بارواں کے لیے اس میں نرمی برتنی گئی ہے۔ ان کے لیے ضروری ہے کہ محبت کے ساتھ آپس میں رہیں۔ بچوں کو مناسب تعلیم دیں۔

۵۔ سمیک اجیویکا (آجیویکا سماںک) یعنی حلال رزق۔ حلال روزی کمائیں۔ تجارت پاک ہو۔ ظلم و رشتہ اور لوٹ پاٹ ڈیکتیں کو منوع کیجھیں۔ اسلخ سازی، اس کی خرید و فروخت۔ گوشت اور کھال سے متعلق کاروبار، نشہ آور چیزوں کا کاروبار، زہر سے متعلق کاروبار اور غلاموں کی خرید و فروخت غیرہ کو ناجائز اور حرام کیجھیں۔

۶۔ سمیک ویایام (سماںک ویایام) یعنی صحیح کوشش۔ وقت و قوت پر دل میں پیدا ہونے والے غلط خیالات کو روکنا۔ اس طرح انضباط نفس حاصل ہوتا ہے۔ ابھی خیالات کو دل میں جگہ دیں۔ برے خیالات اور نظریات کے اسباب کو دور کریں۔ دنیا سے باطل وابستگی ختم ہونے سے انسان کے دکھنتم ہوتے ہیں۔

۷۔ سمیک اسرتی (سماںک سرتی) یعنی حقائق کو یاد رکھنا۔ دکھنکے بارے میں غیر جانب دار اور یہ اختیار کریں اور چاروں عظیم چائیوں کو سامنے رکھیں۔

۸۔ سمیک سادھی (سماںک سادھی) یعنی مراقبہ۔ ہر طرح کی خواہشات، رجحانات کے رک جانے سے سادھی حاصل ہوتی ہے، کامل سادھی سے نروان حاصل ہوتا ہے۔ اس سادھی سے بدھ کو نروان حاصل ہوتا ہے۔ کامل سادھی تک پہنچنے کے لیے مختلف حالتوں سے گزرنا ہوتا ہے۔ مختلف حالتوں میں مختلف قسم کی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

سادھی کی کامل حالت میں کامل سرور اور آنند حاصل ہوتا ہے۔ غلط اور باطل رجحانات اور جذبات پر روک لگ جاتی ہے۔ یہی نروان کھلاتا ہے۔

پانچ رکاوٹیں

- ۱- نفسانی خواہشات ، ۲- بغض وعداوت ، ۳- کاہنی ، ۴- ذہنی انتشار ،
- ۵- بے یقینی۔ یہ راہ کی پانچ رکاوٹیں ہیں۔ ان سے باخبر رہنا چاہیے۔ ان کے بجائے درکار ہیں:
- ۱- قلبی اطمینان ، ۲- محبت آمیز مسرت ، ۳- مستعدی اور ہوش مندی ، ۴- ذہنی سکون
- ۵- ایمان و یقین اور یکسوئی۔

نروان کیا ہے؟

بدھ کا قول ہے کہ میں نے اس کی تلاش شروع کی جو غیر مخلوق، غیر تغیر پذیر، صحت مند، بے غم، بے عیب، ہر پابندی سے آزاد اور محفوظ ہے۔ یعنی نروان، اس کو میں نے پالیا۔ بدھ روایت میں نروان کے لیے مختلف استعارے ملتے ہیں۔

بودھ دھرم کی خصوصیات

منہی اور روحانی اصولوں سے پاک ہے۔ خالق، مخلوق، روح اور خدا پر یقین وغیرہ مسائل پر زور نہیں دیا گیا۔ گوتم بدھ ایسے مسائل میں الکثر خاموش نظر آتے ہیں۔ اخلاق اور عمل پر زور دیا گیا ہے۔ ویدوں اور شاستروں کے پڑھنے کی اہمیت نہیں۔ اس کی ممانعت ہے کہ لوگ دیوی دیوتاؤں کی کرپا یعنی نوازش حاصل کرنے کی فکر کریں۔ روایتی رسوم کو ممنوع قرار دیا گیا۔

عقل و بصیرت کو اہمیت دی گئی۔ ترک دنیا وغیرہ جو چیز نجات کے حصول میں مددگار ثابت ہواں کو اہمیت دی گئی۔

پروہت واد کو ختم کیا۔ کسی قسم کا بھید بھاؤ نہیں۔ مساوات کو اہمیت دی۔ فکر کی آزادی کو روا رکھا۔ دھرم کو آسان سے آسان تر بنایا۔

دوفرقے

بودھ دھرم میں دوفرقے پائے جاتے ہیں۔ ۱۔ مہایان (مہایان مہایان) ۲۔ بین یان (ہین یان)۔ مہایان ترک دنیا کو فو قیت دیتا ہے۔ مہایان کے مقابلے میں بین یان گوتوم بدھ سے عقیدت رکھتے ہیں لیکن گوتوم بدھ کی پوجا نہیں کرتے۔ مہایان فرقہ گوتوم بدھ کو اوتار مانتا ہے اور ان کی پوجا کرتا ہے۔ اور کچھ دیویوں کا تصور بھی اس کے بیان پایا جاتا ہے۔ بین یان خدا کے وجود میں یقین نہیں رکھتا۔ مہایان نے گوتوم بدھ کو ہی ایک طرح سے خدا کا مقام دے دیا ہے۔ مہایان ترقی پسند ہے اور ضرورت پڑنے پر عمل وغیرہ میں تبدیلی کی جاسکتی ہے۔ لیکن بین یان کسی تبدیلی کا روا دار نہیں۔ اس کے نزدیک جو پہلے سے چلا آ رہا ہے اس پر قائم رہنا چاہیے۔ بین یان کسی طرح کی روح کے وجود کو تسلیم نہیں کرتا۔ جب کہ مہایان بلند رواح کو تسلیم کرنا ہے۔ مہایان نے گھر ترک کرنے کی حوصلہ افرائی نہیں کی۔ اس کے نزدیک گھر بار رکھتے ہوئے بھی آدمی نروان حاصل کر سکتا ہے۔ بھکشو جیوں اختیار کرنا لازمی نہیں۔ عملی مذہب ہونے کی وجہ سے یہ غیر ملکوں میں بھی مقبول ہوا۔

میتري اور کرنا (میتري اور کرنا کرلنا) یہ بودھ دھرم کے خاص اصول ہیں۔ یعنی دوستی اور ترجم کو خاص اہمیت دیتے ہیں۔ ترجم کا مطلب ہے کہ ہم دوسروں کے نروان کی بھی فکر کریں۔ بودھ مت کے پیروؤں کو منظم کرنے کے لیے سنگھ کے نام سے جماعت کی تشکیل ہوتی۔ سنگھ میں داخل ہونے کے سبھی کے لیے دروازہ کھلا رکھا گیا۔ داخلے کے قواعد اور ضابطے بہت آسان رکھے گئے۔

جین دھرم

جین دھرم انتہائی قدیم دھرم مانا جاتا ہے۔ جین لفظ کا مطلب ہوتا ہے فتح کرنے والا۔ مراد خواہشات نفس پر قابو پالینے والا۔ جین دھرم کے قائم کرنے والوں کو تیرتھنکر کہتے ہیں۔ جین دھرم کی کتابوں کے مطابق چوپیس تیرتھنکر ہوئے ہیں۔ چوپیسیں تیرتھنکر مہا بیرمانے جاتے ہیں۔ یہ ۵۹۹ ق۔ م ٹھالی بھار ضلع ویشاں میں پیدا ہوئے۔ بچپن کا نام وردھمان تھا۔ والد کا نام سدھار تھا۔ ماں ویشاں کے راجہ کی بہن تھیں۔

مہا بیر کی ابتدائی زندگی عیش اور آرام میں گزرا۔ شادی ہو گئی تھی۔ ایک لڑکی کی پیدائش بھی ہوئی تھی۔ لیکن دگم بر فرقہ مانتا ہے کہ وہ زندگی بھر مجرم رہے شادی نہیں کی۔ مہا بیر میں شروع ہی سے نہایت سنجیدگی کی پائی جاتی تھی۔ باپ کے انتقال کے بعد وہ گھر چھوڑ کر جنگل چلے گئے۔ گیارہ سال تک سخت ریاضت اور تپسیا کیا۔ آخر میں انھیں گیان حاصل ہوا۔ انھیں جن کہا جانے لگا کہ انھوں نے نفسانی خواہشات قابو پالیا اور وہ کیولیہ (کے ولی) یا موکش یعنی نجات حاصل کر لی۔ انھوں نے گیان کا پر چار ۳۰ سال تک کیا۔ ۳۷ سال کی عمر میں ۵۲ ق۔ م میں ان کا انتقال ہو گیا۔

جین دھرم کے عقائد

- ۱۔ خدا کی ہستی پر یقین نہیں
- ۲۔ تیرتھنکروں پر یقین رکھتے ہیں

۳۔ روح کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں۔

۴۔ پر جنم (تباخ) میں یقین رکھتے ہیں۔

۵۔ موکش (نجات) کے قائل ہیں۔

موکش کی دوستیں مانتے ہیں۔

۱۔ بھاوموکش (ماؤں ماؤں) اس میں روح کے مُضر کرم (عمل) ختم ہو جاتے ہیں اور آدمی کو عرفان حاصل ہو جاتا ہے۔ وہ سب کچھ جانے والا اور دیکھنے والا ہو جاتا ہے۔

۲۔ دروموکش (دراو ماؤں) یہ اصلی نجات ہے۔ یہ غیر مضر کرموں کے خاتمہ پر حاصل ہوتی ہے۔

خاص نظریات

سات حقائق ہیں:

۱۔ روح (جیو) ایک حقیقت ہے۔ اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

۲۔ روح میں مادہ کی آمیزش ہو جاتی ہے۔

۳۔ اس ملاوٹ کے نتیجہ میں روح مادہ کی قیدی ہو جاتی ہے۔

۴۔ روح میں مادہ کی ملاوٹ کروکا جاسکتا ہے۔

۵۔ روح میں پہلے سے موجود مادہ کو زائل کیا جاسکتا ہے۔

۶۔ مادہ سے روح کی کامل علیحدگی کے بعد موکش حاصل ہو جاتا ہے۔

۷۔ ارواح کی تعداد بے شمار ہے۔

غیر ذی روح بنیادی طور پر پانچ اشیاء ہیں:

۱۔ پہلی چیز مادہ (پُگل) ہے۔ مادہ کے علاوہ چار اشیاء غیر ذی روح میں شامل ہیں۔

۱۔ دھرم یعنی کائنات میں اصول حرکت

۲۔ ادھرم یعنی کائنات میں سکون کا اصول

۳۔ آکاش (فضا)

۲۔ کال (وقت)

جین دھرم کے مطابق کرم یعنی عمل بھی ماڈہ کی ایک لطیف اور محسوس شکل ہے۔ ذہنی اور جسمانی عمل کے نتیجہ میں روح میں مخصوص کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ کرم کا لطیف ماڈہ جو فضلا میں ہر طرف ہوتا ہے روح میں درآتا ہے اور روح کی پاکیزگی کو کثیف کر دیتا ہے۔ مختلف اعمال کے نتیجہ میں بھی یہی ہوتا رہتا ہے۔ ماڈہ روح کو عالم رنگ و بو میں کھینچ رکھتا ہے۔ اگر نہ کھینچ تو ارواح اپنی لطافت کی وجہ سے اوپر چلی جائیں۔ عمل خواہشاتِ نفس کے تحت نہ ہو تو پھر وہ عمل روح میں ماڈہ کو سراہیت نہ کر سکے گا۔

جین کا اپنا اخلاقی نظام ہے، جو خواہشات پر قابو پانے یا ان کی نفی پر مبنی ہے۔ جو لوگ خواہشات کی نفی کے اعلیٰ ترین معیار کے لیے تیار نہیں ہوتے انھیں آزادی دی گئی ہے وہ گھر باروالي زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ ایسے مرد شروک اور عورتیں شروع کہلاتی ہیں۔ جو لوگ جین تعلیمات کو کامل شکل میں اختیار کرنا چاہتے ہیں میں انھیں سنیاں لینا ہوگا۔ موکش کے لیے پہلے کرموں کا خاتمہ (ان کے اثرات کا) اور دوسرا کرموں کے داخل ہونے سے روکنا۔ اس کے لے ضروری ہے:

- ۱۔ سمیک درشن (دर්ශන) (سماں کا نمونہ) یعنی علم اور گیان کے ذریعہ سے صحیح عقیدہ کا حصول۔

۲۔ سمیک گیان (جیان کا نمونہ) یعنی ناقص سے پاک علم۔ یہ کرموں کے خاتمہ کے بعد حاصل ہوتا ہے۔

۳۔ سمیک چرت (چرٹ) (سماں کا نمونہ) یعنی صحیح عمل و کردار۔ مفید کاموں کو اختیار کرنا چاہیے اور غیر مفید کاموں سے دست بردار ہو جانا چاہیے۔

پانچ مہا ورت

جین دھرم میں ۵ مہا ورتوں (عہدو پیمان) کی بڑی اہمیت ہے۔ وہ یہ ہیں:

۱۔ اہنسا (اہنسا) یعنی عدم تشدد۔

۲- ستیہ (سत्य) یعنی جھوٹ سے پرہیز

۳- چوری سے پرہیز (अस्त्रेय) یعنی کسی کی چیز بے اجازت نہ لینا۔

۴- برچھری (ब्रह्मर्चय) یعنی پاکیزہ زندگی۔ ہر طرح کی لذات اور خواہشات اور

خود غرضی کو ترک کرنا

۵- آپریگرہ (ग्रह) (अपरि) یعنی دنیا سے بے رغبت۔ ہر طرح کے لگاؤ کو ختم کرنا خواہ
اس کا تعلق روپ سے ہو یا مس، لذت اور خوشبو وغیرہ سے۔

جیں دھرم میں ضبط نفس پر خاص زور دیا گیا ہے۔ زندگی کے خاص آداب بتائے
گئے ہیں۔ مثلاً روزانہ کچھ دھیان کرنا، چار مخصوص دنوں میں روزہ رکھنا، کھانے پینے میں لطف
اندوڑ ہونے کی ایک حد ہو۔ نیک لوگوں یا سادھوؤں کو کھلانے بغیر کھانا نہ کھائے۔ ہوش کے
ساتھ مرتنا۔ اس کے لیے فاقہ کے ذریعہ سے خود کشی کا عہد بھی کرتے ہیں۔

دھیان، ضبط نفس اور ریاضت پر خاص زور دیا گیا ہے۔

دھیان، ۱۲ بی۔ ۵ قسم کے اخلاقی معیار اور ۱۲ قسم کے تپ (ریاضت) کا ذکر
کیا گیا ہے۔ نرمی، بے لوٹی، قناعت، راست گوئی اور زہد یا ترک دنیا کو اہمیت حاصل ہے۔

دوفرقے

جیں دھرم میں دوفرقے پائے جاتے ہیں۔

۱- شویتا مبر (श्वेताम्बर)

۲- دگمبر (दिगम्बर)

شویتا مبر کے نزدیک عورتیں بھی موکش (نجات) پاسکتی ہیں جب کہ دگمبر کے
نزدیک ایسا نہیں ہے۔

۹ اویں تیر تحنکر کو شویتا مبر عورت مانتے ہیں۔ دیگر انہیں مرد مانتے ہیں۔

مہا ییر کی شادی کو دگمبر نہیں مانتے۔ یہ فرقہ انھیں غیر شادی شدہ مانتا ہے۔

دگمبر ہر قسم کی دولت اور جاندار کو ترک کرنا ضروری سمجھتے ہیں لیکن دوسرے فرقہ میں
ایسا نہیں ہے۔

شویتا مبر مورتیوں کو کپڑا پہناتے ہیں جب کہ گمber کپڑا نہیں پہناتے۔

شویتا مبر کا نقطہ نظر گمber کے مقابلہ میں وسیع ہے۔

جین اور بودھ دونوں اصلاح اور سدھار پر زور دیتے ہیں۔

دونوں برائیں دھرم کے احکام، قوانین، یگیہ، ہون، جانور کی قربانی وغیرہ کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں۔

دونوں کے نزدیک موکش حاصل کرنا ہر ایک کا حق ہے۔ دونوں بھید بھاؤ کا انکار کرتے ہیں۔

دونوں نے تنظیم کو اہمیت دی ہے۔ اس کے لیے جین سنگھ اور بودھ سنگھ کا قیام عمل میں آیا۔

جین اور بودھ دھرم میں فرق

۱۔ جین روح کو مانتے ہیں۔ لیکن بدھ دھرم میں دام و قائم رہنے والی روح کو نہیں مانتے۔

۲۔ بدھ دھرم خدا کے بارے میں بالکل خاموش ہے۔ جین دھرم خدا کا منکر ہے۔

۳۔ دونوں دھرم موکش (نجات) کو اصل مقصد قرار دیتے ہیں لیکن نجات کے حصول کے طریقے الگ الگ ہیں۔ جین دھرم کے مطابق اس کے لیے سخت ریاضت، جسمانی ایڈارسانی، روزہ، فاق وغیرہ کو معاون مانا گیا ہے۔

اس کے برخلاف بودھ دھرم کو مدد یہ مارگ راہ اعتدال کہتے ہیں۔ یہ دنیوی عیش و عشرت کے خلاف ہے لیکن اس میں سخت ریاضت اور جسمانی ایڈارسانی کو نجات کے حصول کے لیے غیر ضروری قرار دیا گیا ہے۔

۴۔ دونوں میں نجات کے مفہوم میں بھی اختلاف ہے۔ جین کے نزدیک جسم سے آزاد ہونا اور پر جنم کے چکر سے نکلا ہی موکش ہے۔ یعنی موکش کا حصول موت کے بعد ہی ممکن ہے۔ لیکن بودھ دھرم کے مطابق موکش کی حالت میں شخصیت کا خاتمه ہو جاتا ہے۔ اس کے

لیے جسمانی موت ضروری نہیں، گوتم بدھ کو زندگی ہی میں نروان (نجات) حاصل ہو گیا تھا۔

۵—اہسا (عدم تشدد) پر دونوں زور دیتے ہیں لیکن اہسا کے متعلق دونوں کا نقطہ نظر الگ الگ ہے۔ جیسے کہ یہاں اس سلسلہ میں بڑی سختی ہے۔ گوشت خوری کسی حالت میں جائز نہیں بودھ دھرم میں اتنی سختی نہیں پائی جاتی۔ کچھ حالت میں گوشت خوری کی اجازت دیا ہے۔ خود گوتم بدھ گوشت کھاتے تھے۔

۶—جیسے دھرم کی کتاب میں پرکرت زبان میں ہیں۔ اسی زبان میں دھرم کا پرچار بھی ہوتا تھا۔ بودھ دھرم کی زبان پالی تھی۔

۷—جیسے دھرم کی اشاعت کا دائرہ محدود تھا۔ ہندوستان کے باہر اس کی اشاعت نہ ہو سکی۔ جب کہ بودھ دھرم مختلف ملکوں میں مقبول ہوا۔

سکھ دھرم

سکھ دھرم گرو نانک کی تعلیمات کے ذریعہ سے تقریباً ۵۰۰ سال پہلے وجود میں آیا۔ اس کے باñ نانک ہیں۔ اس دھرم کا ارتقا گروؤں کے ذریعہ سے ہوا ہے، جن کے نام ہیں: گرو انگد، امر داس، رام داس، ارجمند، ہرگوند، ہر راتے، ہر کرشن، تیغ بہادر، گرو گووند سنگھ۔ نانک ۱۴۶۹ء میں لاہور کے قریب تین میل دوری پر ایک گاؤں میں پیدا ہوئے، اب یہ نکانا کہلاتا ہے۔ والد کا نام کالومہتا تھا۔

ابتدائی تعلیم صوفی قطب الدین کے ذریعہ سے ہوئی، فارسی اور سنسکرت وغیرہ کا مطالعہ کیا۔ جوانی سے ہی ان کا دل دنیا سے اچھت تھا۔ کاروبار میں بھی دل نلگا۔ شادی ہوئی۔ نانک کے دو لڑکے ہوئے۔

مسلسل غور و فکر کرتے رہے۔ کہتے ہیں کہ ۳۰ سال کی عمر میں انھیں معرفت حاصل ہو گئی۔ سنبھال لیا اور آپ نے گرو ہونے کا اعلان کر دیا۔ گیان کے پرچار کے لیے خاص شاگرد مردانہ اور مالا کو ساختہ لیا۔ لمبے سفر کیے۔ افغانستان، ایران، تبت اور نیپال گئے۔ کہتے ہیں کہ نانک مکہ شریف بھی گئے تھے۔ ۷۰ سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ سکھ دھرم میں گرو ہونے کی روایت قائم ہوئی۔

۱۔ نانک پہلے گرو تھے۔ انھوں نے ہندو اور مسلمان دونوں کو شاگرد بنایا۔ ان کا مقصد سماج میں مساوات قائم کرنا اور محبت کو پروان چڑھانا تھا۔
۲۔ انگردوسرے گرو ہوئے۔ نانک کا انتقال ۱۵۲۹ء میں ہوا۔ انھوں نے ذمہ داری

اپنے شاگراں نگ کوسونی۔ انگ نے گروہی رسم الخط ایجاد کیا۔ اور ناک کے اپدیشیوں (پند و نصائح) کو ایک گرنتھ (کتاب) کی شکل میں جمع کیا۔

۳۔ امر داس (۱۵۵۲ء۔۱۵۵۳ء) پنجاب میں سکھ دھرم کا پرچار کیا۔ مختلف مقامات پر کل ۲۲ گدیاں قائم کیں۔ سنتی رسم کی مخالفت کی۔

۴۔ رام داس۔ امر داس کے دادا تھے۔ سکھ دھرم کے پرچار کے لیے امترسین میں تالاب بنوایا، جو سکھوں کا تیرتھ اسٹھان ہے۔

۵۔ ارجمن دیو (۱۶۰۶ء۔۱۵۸۱ء) یہ رام داس کے بیٹے تھے۔ انہوں نے اب تک کے گروؤں کے اپدیشیوں کو گرنتھ صاحب کے روپ میں جمع کیا۔ یہ سکھوں سے مذہبی ٹیکس وصولتے تھے۔

۶۔ ہر گوبند (۱۶۰۶ء۔۱۶۲۵ء) انہوں نے کیمیونٹی کوفوجی تنظیم کی شکل دی۔ وقت کی سیاست میں حصہ لیا۔ یہ چبادشاہ کہلاتے تھے۔

۷۔ ہر رائے (۱۶۲۱ء۔۱۶۲۵ء) ان کا مراج شانی کارہا ہے۔

۸۔ ہر کرشن (۱۶۲۱ء۔۱۶۲۲ء) تین سال کا زمانہ پایا۔

۹۔ تیخ بہادر (۱۶۲۳ء۔۱۶۷۵ء) آئند پوری میں رہتے تھے۔ کہتے ہیں کہ اورنگ زیب نے انہیں سزا نے موت دی تھی۔ لیکن بعض نے اس سے انکار کیا ہے۔

۱۰۔ گوبند سنگھ۔ انہوں نے سکھوں کو سب سے زیادہ منظم کیا۔ سکھوں کو ویریودھا کا روپ دیا۔ فوجی طاقت کا نظم کیا۔ مغلوں سے مقابلہ کیا۔ بیساکھی کے دن خالصہ پنچ شکر تیار کیا۔ سخت گشتمکشوں کا دورہ شروع ہوا۔

گروارجن سنگھ کے بعد کئی گرو چاہتے تھے کہ کم از کم پنجاب سے مغل کو بے دخل کر دیا جائے۔ لیکن گرو گوبند کے انتقال تک اس میں کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ البتہ ان کے چیلے بہادر سنگھ کو حکومت قائم رکھنے میں کامیابی ہوئی جو دیر تک قائم نہ رہی۔ اور نگ زیب پر گرو گوبند سنگھ کے دوپھوں کو زندہ دیوار میں چنوار دیئے کا الزام لگایا جاتا ہے لیکن گوبند سنگھ زندگی بھر اس سے جنگ کرتے رہے لیکن یہ الزام کبھی نہ لگائے بلکہ اپنے فارسی اشعار میں اور نگ زیب

کوروش ضمیر اور دین کا محافظ کہا ہے۔

اور نگ زیب پر گرو تغ بہادر کے قتل کا الزام بھی لگایا جاتا ہے۔ جب کہ بعض سکھ مورخین نے اعتراف کیا کہ اور نگ زیب ان دنوں دہلی میں موجود تھے۔ حقیقت میں گرو تغ بہادر کے قتل کے الزام کی شہرت ”سکھر پینجن“ کے مصنف ایم۔ اے میکاف نے دی ہے۔ جھوٹے اور بے بنیاد افسانے اپنی کتاب میں داخل کئے تاکہ ہندو، سکھ اور مسلمانوں کے درمیان منافرت پیدا ہو۔

تعلیمات

سکھ دھرم کا گرو منتر ہے: اوکار، ست نام، کرتا پورکھ، نز بھو، نر بیر، اکالی مورت، آجونی، شبھگ، گرو پرساد۔

ترجمہ۔ وہ ستیہ نام ہے، (سچانام اٹل ہے) کرتا ہے، خالت ہے، پوری کائنات میں موجود ہے، نز بھو، اس کو کسی کا کھے یعنی ڈر نہیں، کسی سے پیر نہیں، اکالی مورت۔ اس کا روپ زمانے سے ماوراء ہے۔ مختلف جو نیوں (جنموں) سے دور ہے۔

۱۔ خدا ایک ہے۔

۲۔ ٹکل و صورت سے ماوراء

۳۔ اس سے الگ ہماری کوئی ہستی اور وجود نہیں

۴۔ عمل کا پیکر (کرم یوگی) ہونا چاہیے۔ ترک دنیا کی غاص اہمیت نہیں۔

۵۔ ذات پات میں بھید بھاؤ اور اونچ نیچ کی مخالفت پائی جاتی ہے۔

۶۔ مورت پوجا اور اواہام پرستی کے خلاف، مہورت کے بھی خلاف ہے۔

۷۔ کائنات کی تخلیق خدا نے کی ہے۔

۸۔ دیوی دیوتا کو اس دھرم میں کوئی مقام حاصل نہیں۔

۹۔ پوری کائنات اسی چرم ستا (وجود مطلق) کا پسaran ہے۔ یعنی اسی سے سب کچھ پیدا ہوا ہے۔ اور اسی میں سب کچھ سما جائے گا۔

- ۱۰- یہ دھرم ترک دنیا اور سیاس کے خلاف ہے۔ گھر بار میں رہ کر سب کام کرنا چاہیے۔ سیاس عام نفیات کے خلاف ہے۔
- ۱۱- نشہ کی ممانعت ہے۔ تمبا کو بھی نہیں کھاتے۔
- ۱۲- اوتار کے نظریہ کے خلاف ہے۔ نانک نے اجونی (جنم لینے سے پاک) لفظ بار بار استعمال کیا ہے۔
- ۱۳- تقدیر الٰہی کے قائل ہیں۔
- ۱۴- نام سمرن پر زور دیا گیا ہے۔ نام سے مراد نام خدا، ذات الٰہی، عشق الٰہی ہے۔
- ۱۵- کرم (عمل) کا نتیجہ ضروری نہیں خدا کی رحمت سے انسان ایک ہی جنم میں نجات پا سکتا ہے۔
- ۱۶- کرم اور گیان مارگ سے نہیں خدا کی والہانہ پرستش سے نجات حاصل ہوتی ہے۔
- ۱۷- عورت اور مرد خدا کی نگاہ میں دونوں برابر ہیں۔ دونوں کے لیے کامیابی کا راستہ کھلا ہوا ہے۔
- ۱۸- خدا تک پہنچنے کے لیے پروہن اور کسی درمیانی سفارشی کی ضرورت نہیں۔ ۵ کاریعنی کڑا، کیش (بال)، کچھ (انڈر بیر)، کرپاں، لنگھا، کوبڑی اہمیت حاصل ہے۔ لڑکیوں کے نام کور بالعلوم رکھتے ہیں۔ کور کے معنی شہزادی کے ہوتے ہیں۔ تاکہ کمتری نہیں شاہزاد احساس ان کے اندر پیدا ہو۔

گرنٹھ صاحب

یہ سکھ دھرم کی مقدس کتاب ہے۔ یہ بات تسلیم کی جاتی ہے کہ موجودہ گرنٹھ صاحب کی تالیف کی ابتداء سکھوں کے پانچویں گروار جن نے کی تھی۔ اس میں سکھوں کے ۶ گروؤں کے کلام شامل ہیں: گروناک، گرو انگد، گرو امر داس، گرو رام داس، گرو ارجن اور گرو تیغ بھادر۔ گرنٹھ صاحب میں سکھ گروؤں کے علاوہ دوسرے لوگوں کا کلام بھی شامل کیا گیا ہے۔ مثلاً بابا فرید اور کبیر کا کلام بھی گرنٹھ صاحب میں شامل ہے۔ کہنے ہیں کہ اس طرح ۲۱ سنتوں کا

کلام گرنٹھ صاحب میں ملتا ہے۔ گرنٹھ صاحب میں جن بھگتوں کا کلام درج ہے ان کی تعداد اور ان کے عقائد اور خیالات کے بارے میں سکھ علماء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ گرنٹھ صاحب کے قدیم نسخوں میں بھی یکسانیت نہیں پائی جاتی۔

مختلف سنتوں کے کلام کے شامل ہونے سے مضامین میں کہیں کہیں تضاد بھی پایا جاتا ہے۔ اور مشرکانہ خیالات بھی داخل ہو گئے ہیں۔
